مشق

۱۔ اقبالؒ نے کھانے پینے کے معاملے میں حضورﷺ کی کیا سنت بیان کی ہے؟

۲۔ اقبالؒ انجمن کے مستقر کے لیے لاہور کے انتخاب پر کیوں زور دیتے ہیں؟

۳۔ روحانیت کی کمی سے معاشرے پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟

۴۔ درج ذیل جملوں کی وضاحت کریں۔

ا۔ ”عام مسلمانوں کی حالت اقتصادی اعتبار سے حوصلہ شکن ہے۔ اُمرا توجہ کریں تو کام بن سکتا ہے مگر افسوس کہ اکثر مسلمان اُمرا مقروض ہیں“۔

ب۔ ”یہ دور انتہائی تاریکی کا ہے۔ لیکن تاریکی کا انجام سفید ہے، کیا عجب کہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل کرے۔“

ج۔ ”میری لسانی عصبیت، دینی عصبیت سے کسی طرح کم نہیں ہے۔“

د۔ ”وہ کہتا ہے کہ انسان کے جسم میں ایسے جراثیم ہیں جو قاطع حیات ہیں اور دہی کی لسی ان جراثیم کے لیے بمنزلہ زہر کے ہے۔“

سرگرمی

علامہ محمد اقبال نے اور بھی خطوط لکھے ہیں۔ لائبریری میں سے تلاش کر کے کوئی ایک خط کاپی میں نقل کریں۔

Not For Sale

حصہ نظم

Not For Sale

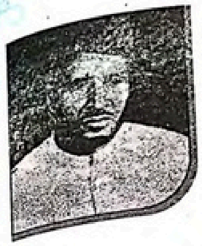

ماہرالقادری

پیدائش: ۳۰رجولائی ۱۹۰۶ء

وفات: ۱۲رمئی ۱۹۷۸ء

منظور حسین نام اور ماہر تخلص تھا لیکن ماہرالقادری کے نام سے شہرت پائی۔ اُترپردیش کے ضلع بلند شہر میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم علی گڑھ سے حاصل کی۔ حیدرآباد دکن میں ان کی ادبی شہرت بامِ عروج پر تھی۔ پاکستان بننے پر کراچی آگئے۔ ہندوستان میں کچھ عرصہ روزنامہ سے وابستہ رہے۔ ۱۹۴۹ء میں رسالہ نکالا۔ جدّہ کے ایک مشاعرے میں حرکتِ قلب بند ہونے کے باعث انتقال کر گئے اور وصیت کے مطابق مکہ معظّمہ میں دفن کیے گئے۔

ماہرالقادری نے تمام اصنافِ سخن میں طبع آزمائی کی لیکن اُن کی اصل شہرت نعت گوئی کی وجہ سے ہے۔ اُن کی شاعری کی نمایاں خصوصیت سادگی اور بے تکلفی ہے۔ چونکہ اُن کی شاعری کا محور حضور ﷺ کی ذاتِ گرامی ہے، اس لیے موضوع کی مناسبت سے اُن کی زبان پاکیزہ اور شستہ ہے۔ اُن کا دِل عشقِ رسول ﷺ سے معمور تھا۔ رسول اللہ ﷺ کی محبت ہی اصلِ ایمان ہے اور یہی عشق اُن کی نعتوں کا محور و مرکز ہے۔ اسی جذبے سے سرشار ہو کر جب آپ نعت لکھتے ہیں تو سماں بندھ جاتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے یہی والہانہ محبت آپ کا سرمایۂ حیات ہے۔ آپ کا انتقال بھی مکہ مکرمہ میں ہوا اور وہاں کے مشہور قبرستان میں آسودۂ خاک ہیں۔

Not For Sale

حمد

فکر و دانش کی ہے معراج خدا کا اِقرار
یہی وجدان کی آواز ہے، فطرت کی پکار

ذرّے ذرّے کی شہادت کہ خدا ہے موجود
پتے پتے کو ہے صانع کی صفت کا اِقرار

اُسی خلّاق نے جوہر کو توانائی دی
پھول پتوں کو عطا جس نے کیے نقش و نگار

اُسی خالق، اُسی مالک کی ہے سب حمد و ثنا
آبشاروں کا ترنم ہو کہ گلبانگِ ہزار

یہ سب آیاتِ الٰہی ہیں، ذرا غور سے دیکھ
اُس کی پھر حمد بیاں کر، اُسی خالق کو پکار

اُس کی صنعت کے نمونے ہیں وہ نکہت ہو کہ رنگ
اُس کی قدرت کے کرشمے ہیں، خزاں ہو کہ بہار

Not For Sale

مشق

۱۔ [illegible] ۔حمد کے اشعار کے پس منظر میں اس مصرعے کی وضاحت کریں۔

۲۔ اس حمد میں اللہ تعالیٰ کی جن صفات کا ذکر کیا گیا ہے، اُنھیں اپنے الفاظ میں لکھیں۔

۳۔ حمد کی تعریف کریں۔اس حمد کے علاوہ کوئی سے تین حمدیہ اشعار تحریر کریں۔

۴۔ قواعد کے حوالے سے جملے درست کریں۔

- [illegible]
- [illegible]
- [illegible]
- جب میں لاہور پہنچ جاؤں گا تمھیں خط لکھوں گا۔
- میں نے درحقیقت میں اسے تمام صورت حال بتادی۔

۵۔ اس حمد کے قوافی لکھیں۔

۶۔ حمد کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیں۔

نظم:

۱۔ نظم کے لفظی معنی ہیں ''پرونا'' جیسے موتی لڑی میں پروئے جاتے ہیں۔ادب کی رُو سے اشعار کے مجموعے کو نظم کہتے ہیں۔

۲۔ ''کسی ایک خیال یا موضوع کے تحت لکھے گئے اشعار کو نظم کہتے ہیں''۔

پابند نظم:

اس نظم میں وزن اور بحر کے ساتھ ساتھ قافیہ اور بسا اوقات ردیف کی پابندی بھی ضروری ہوتی ہے۔

Not For Sale

محسن کاکوروی

پیدائش: ۱۸۲۶ء

وفات: ۱۹۰۵ء

نام محمد مُحسن اور مُحسن ہی ان کا تخلص تھا۔لکھنؤ کے ایک قصبے کاکوری میں پیدا ہوئے۔علومِ متداولہ کے حصول کے بعد انگریزی تعلیم حاصل کی اور عدالتی کاموں میں مشغول ہو گئے۔ بعد ازاں وکالت کا امتحان پاس کیا اور آگرے میں پریکٹس کرتے رہے۔

روایت ہے کہ مُحسن نو سال کے تھے کہ اُنھیں خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی، جس پر اظہارِ مسرت کے طور پر اُنھوں نے ایک فارسی نظم لکھی۔محسن کاکوروی کا زیادہ تر کلام حمدیہ اور نعتیہ ہے۔ان کی وجہِ شہرت بھی ان کا نعتیہ کلام ہے۔ان کا کلام ''کلیاتِ نعتِ محسن'' کے نام سے طبع ہو چکا ہے۔

مُحسن کی شاعری مجموعی طور پر زبان دانی کا ایک عمدہ نمونہ ہے جس میں عربی فارسی کے علاوہ ہندی الفاظ بھی استعمال کیے گئے ہیں۔اُن کی نعتوں میں صداقت اور خلوص موجود ہے۔اُن کا اسلوب شگفتہ اور رواں دواں ہے۔دبستانِ لکھنؤ سے تعلق کی وجہ سے اُن کے ہاں شوکتِ الفاظ پائی جاتی ہے۔اُن کی زبان کوثر و تسنیم میں دُھلی ہوئی ہے۔بندشیں چُست اور نادر و حسین تشبیہات اور استعارات نے اُن کے کلام کو چار چاند لگا دیے ہیں۔اِن کے ہاں الفاظ کا چناؤ اور مضمون کی بلندی ہمیشہ ہم آہنگ نظر آتی ہے اور یہ چیز ان کی قادرالکلامی کی دلیل ہے۔نعتوں کے علاوہ ان کے مجموعہ کلیات میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے مناقب بھی موجود ہیں اور بعض دیگر اصناف پر بھی اشعار ملتے ہیں جن میں تاریخ گوئی بھی ملتی ہے۔